شہرت وادبی عظمت میں اضافہ کرنے کے بجائے اُن کی تنقیص کا باعث نہ ہو۔ اکثر مضامین ناتمام، نا ہموار۔ اور اندازِ بیان ژولیدہ و پریشان ہے جملے کے جملے بے ربط چلے گئے ہیں۔ ان نقائص کی معذرت میں ریڈیو کی پابندیوں کا حوالہ دیا جا سکتا ہے، جیسا کہ ناشر صاحب نے کیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ایک ادیبِ جلیل کو جو خوش قسمتی سے علیگڈھ کا پروفیسر بھی ہے۔ آخر اس کی ضرورت کیا کہ وہ ریڈیو پر تقریر کی نامناسب پابندیاں برداشت کر کے کوئی ایسا مضمون لکھے جو اس کی ادبی عظمت کے لیے ضرر رساں ہو۔ اور اگر جذبۂ شوق کی تسکین کے لیے ریڈیو پر تقریر کرنا ایسا ہی ناگزیر تھا۔ تو اس کی کیا ضرورت تھی کہ اس مجموعہ کو شائع بھی کیا جاتا۔ تاہم چند مضامین "مقرر" "اڈیٹر" "خندان" "لیڈر" اور "بیرا" وغیرہ خوب ہیں۔ جن میں رشید صاحب اپنے اصلی رنگ میں نظر آتے ہیں۔

صدائے حرم۔ مرتبہ مولانا محمد سلیم صاحب تقطیع کلاں، کتابت وطباعت اور کاغذ متوسط ضخامت پتہ: صدر دفتر مدرسہ صولتیہ قرول باغ نئی دہلی۔

باخبر مسلمانوں کو علم ہے کہ چھیاسٹھ سال سے مکہ معظمہ میں مدرسۂ صولتیہ کے نام سے ایک عربی مدرسہ قائم ہے جو اس سرزمین قدس کے رہنے والوں میں علم وتعلیم کی روشنی پھیلا رہا ہے۔ اور جس نے وہاں کے لوگوں میں اصلاح باطن وظاہر کی مفید خدمات انجام دی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب اسی مدرسہ کی چہار سالہ رپورٹ ہے۔ اس میں مدرسہ کی اجمالی تاریخ، عربی تعلیم کی ضرورت نصاب تعلیم کی اصلاح، مدرسہ کا نصاب تعلیم، مدرسہ کے مختلف تعلیمی وانتظامی شعبے، نتائج امتحان آمد وخرچ کی تفصیلات، مدرسہ کی عمارتیں اور اُس کی مجالس کا تذکرہ، کتب خانہ مدرسہ سے متعلق واعیان ملک کی رائیں۔ یہ سب امور تفصیل سے سہل وسلیس اُردو میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ اب تک مجموعی طور پر مسلمانانِ ہند اس مدرسہ کے ساتھ اپنی قلبی دلچسپی و وابستگی کا عملی ثبوت دیتے رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ وہ اس رپورٹ کا مطالعہ کریں اور آئندہ بھی مدرسہ کی اہمیت و ضرورت